

مسجد ایک بہترین اور مؤثر ذریعہ ہے۔ یہیں سے عوام کے اسلامی شعور کو جلا ملتی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ جب ہجرت کر کے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپؐ نے پہلی فروغ گاہ ”قبا“ میں بھی مختصر قیام کے دوران ”مسجد“ کی بنیاد رکھی اور پھر مدینہ منورہ میں بھی اپنے مکانات اور قیام گاہوں کی تعمیر سے قبل آپؐ نے تعمیر مسجد ہی کو اولیت دی۔

چنانچہ مسجد نبویؐ کی اولین عمارت 35x30 میٹر تھی۔ بعد میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے مسجد تنگ پڑ گئی تو آنحضرت ﷺ نے اس کی توسیع کرائی اور اس کے بعد مسجد کا رقبہ 50x50 یعنی تقریباً 2500 مربع میٹر ہو گیا۔ اس طرح گویا خود نبی کریم ﷺ نے مسجد نبویؐ کی اولین توسیع فرمائی۔ چونکہ مسجد کی توسیع رسول اکرم ﷺ کی سنت اور نیکی کا ایسا کام ہے جس کا اللہ کے ہاں اجر بھی عظیم ہے۔ اس لئے آپؐ کے بعد خلفاء اور مختلف زمانوں کے امراء اور حکمران بھی حسب ضرورت اس کام کو سرانجام دیتے رہے۔ چنانچہ آپ کے بعد امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظمؓ اور ان کے بعد امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفانؓ نے، ان کے بعد ولید بن عبد الملک اموی نے، ان کے بعد عباسی خلیفہ مہدی بن منصور نے، بعد ازاں سلطان قانسیبائی نے اور پھر سلطان عبد المجید عثمانی نے یہ کار خیر انجام دیا۔ عثمانی تعمیر و توسیع کے بعد موجودہ آل سعود برسر اقتدار آئے تو سب سے پہلے ملک عبدالعزیزؒ نے، ان کے بعد ان کے فرزند شاہ فیصلؒ نے اور ان کے بعد ان کے برادر شاہ خالد بن عبدالعزیزؒ نے حالات و ظروف کے مطابق مسجد نبویؐ کی خدمات انجام دیں۔

اس کے باوجود آئے دن حجاج کرام، معتمرین اور زائرین کی تعداد میں اضافے کی بناء پر مزید توسیع کی ضرورت محسوس کی گئی تو خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیزؒ نے نئے تعمیری و توسیعی منصوبے کی منظوری دیتے ہوئے ماہ صفر ۱۴۰۵ھ کو نئی توسیع کا سنگ بنیاد رکھا اور اگلے سال ماہ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ کو باقاعدہ طور پر تعمیری کام کا آغاز ہوا۔ مسلسل نو سال تک بھاری مشینری اور ہزاروں مزدوروں کی محنت و مشقت کے نتیجے میں ۱۴۱۴ھ کو یہ عظیم و بابرکت منصوبہ تکمیل کو پہنچا اور شاہ فہدؒ نے اس مبارک منصوبے کی تکمیل کے موقع پر ۴ ذوالقعد ۱۴۱۴ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۹۴ء بروز جمعہ کو آخری اینٹ اپنے ہاتھوں سے رکھی۔ یہ اینٹ مسجد نبویؐ کے گیٹ نمبر 38 پر نصب ہے اور اس گیٹ کو نبی کریم ﷺ کے خادم اور مسجد نبویؐ کے اولین مؤذن سیدنا بلالؓ کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر رہے کہ عہد رسالت میں مدینہ منورہ کا جو شہر تھا

اب وہ سارے کا سارا مسجد نبوی کا حصہ بن چکا ہے۔ الحمد للہ!۔ اس توسیع کیلئے مسجد نبوی کے ارد گرد آباد لوگوں، ان کے مملوکہ رہائشی مکانات، دکانیں، ہوٹل اور مارکیٹیں انتہائی مہنگے داموں خرید کر اور ان کے مالکوں کو راضی کر کے ایک لاکھ مربع میٹر سے زائد رقبہ مزید شامل کیا گیا۔ مسجد نبوی کی تاریخ میں یہ سب سے زیادہ اور بڑی توسیع ہے۔ اس توسیع میں 82000 مربع میٹر جگہ مسجد میں شامل کی گئی، اس طرح مسجد نبوی پہلے سے پانچ گنا مزید وسیع ہو گئی اور مسجد نبوی کا کل رقبہ 98500 مربع میٹر ہو گیا۔ اس سے قبل مسجد نبوی میں جہاں اٹھائیس ہزار نمازی نماز ادا کر سکتے تھے اب مسجد کے تعمیر شدہ حصے کے اندر اڑھائی لاکھ نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد نبوی کی چھت کو انتہائی خوبصورت اور گرمی کے وقت ٹھنڈے رہنے والے پتھروں سے مزین کیا گیا ہے اور چھت کے اوپر نمازیوں کے نماز ادا کرنے کیلئے 67000 مربع میٹر جگہ تیار کی گئی ہے۔ مسجد نبوی کے چھت دار حصے اور چھت کے اوپر کے علاوہ تینوں اطراف میں بھی وسیع و عریض صاف ستھرے اور انتہائی خوبصورت صحن تیار کئے گئے ہیں۔ حج کے دنوں میں جب حجاج کرام اور زائرین کا رش اپنے عروج پر ہوتا ہے تو نمازیوں کی تعداد ایک ملین (دس لاکھ) تک پہنچ جاتی ہے۔

یہ وسیع و عظیم توسیع 2174 بلند و بالا، انتہائی دیدہ زیب اور خوبصورت ستونوں پر قائم ہے۔ یہ تمام ستون سفید سنگ مرمر کے ہیں اور ان پر بارہ بارہ تہیں اس انداز سے چسپاں کی گئی ہیں کہ یہ ستون پتھر کا ایک ہی ٹکڑا محسوس ہوتا ہے۔ ان ستونوں کیلئے سترہ ہزار ٹن ”کرارہ“ نامی پتھر خصوصی طور پر منگوا یا گیا اور ان ستونوں پر مختلف پتھروں کی تہیں چڑھانے کیلئے پچیس ہزار پتھریلے غلاف منگوائے گئے۔

میناروں کی تعداد

اس جدید توسیع میں چھ بلند و بالا مینار بھی شامل ہیں اور ہر مینار ایک سو چار میٹر بلند ہے۔ تمام مینار ایک جیسے اور انتہائی حسین و جمیل ہیں۔ ہر مینار کے اوپر خوبصورت چاند نصب ہے۔ ہر چاند چھ میٹر بلند ہے اور ہر ایک کا وزن ساڑھے چار ٹن ہے۔ قبل ازیں مسجد نبوی کے چار مینار تھے اور اب کل دس ہو گئے ہیں۔

قبہ جات

اس جدید توسیع و تعمیر کی چھت والے حصے میں ستائیس قبہ بھی تعمیر کئے گئے ہیں جنہیں بوقت

ضرورت اور تازہ ہوا کیلئے کھولا بھی جاسکتا ہے۔ ہر قبة کا وزن (80) ٹن ہے۔ ہر قبة کا اندرونی حصہ انتہائی خوبصورت ہے اور اس میں از حد قیمتی پتھر اور خاص قسم کی لکڑی استعمال کی گئی ہے۔ یہ قبة اپنی ضخامت اور وزن کے باوجود محض ایک منٹ میں کھولے جاسکتے ہیں اور اپنی جگہ سے ہٹائے جاسکتے ہیں اور اگر انسانی ہاتھوں سے دھکیلنے کی ضرورت ہو تو ایک قبة کو کھولنے اور اپنی جگہ سے سرکانے کیلئے آدھا گھنٹہ صرف ہوتا ہے۔

دروازے

مسجد نبوی کے کل 85 دروازے ہیں جو ساگو ان کی اعلیٰ ترین انتہائی عمدہ لکڑی سے از حد خوبصورت اور دیدہ زیب ڈیزائن میں تیار کئے گئے ہیں۔ دروازوں اور کھڑکیوں کیلئے 1700 مکعب میٹر لکڑی استعمال ہوئی ہے۔ ان دروازوں کی تیاری میں اس بات کا التزام کیا گیا ہے کہ ان میں لوہے کی ایک بھی کیل نہیں لگائی گئی بلکہ لکڑی کے ایک ٹکڑے کو دوسرے ٹکڑے کے اندر داخل کیا گیا ہے۔ ہر دروازے کا وزن اڑھائی ٹن ہے۔ دروازہ کو اس انداز سے نصب کیا گیا ہے کہ انہیں کھولنا اور بند کرنا از حد سہل ہے۔ یہ دروازے بہت بڑے اور وزنی ہیں تاہم انہیں اسی طرح آسانی سے کھولا اور بند کیا جاسکتا ہے جس طرح گھروں کے عام دروازے کھولے اور بند کئے جاتے ہیں۔ انہیں بوقت ضرورت ایک ہی آدمی کسی دوسرے کی معاونت کے بغیر آسانی سے بند کر سکتا ہے۔

وسعت

اس توسیع شدہ حصے میں اس کی ضخامت کے باوجود روشنی کا بہترین انتظام ہے۔ تمام دیواریں اندرونی اور بیرونی جوانب سے انتہائی خوبصورت اور مختلف النوع پتھروں سے مزین ہیں جو دیکھنے والوں کو از حد بھلی لگتی ہیں۔ جدید توسیع شدہ حصے کے نیچے تہہ خانے میں بڑے بڑے ہال تعمیر کئے گئے ہیں۔ تہہ خانے میں موجود ہالوں اور کمروں کی تعداد 44 ہے۔ ان میں ایئر کنڈیشننگ، لائٹنگ، ساؤنڈ سسٹم، سکیورٹی، صفائی کے عملے وغیرہ متعدد امور کیلئے حسب ضرورت کافی وافر دفاتر تعمیر کئے گئے ہیں۔ جدید توسیع کے باہر صحن میں نماز ادا کرنے کیلئے دو لاکھ پینتیس ہزار مربع میٹر قبة مہیا کیا گیا ہے۔ جس کے فرش میں گرمی کے وقت گرم نہ ہونے والے بلکہ ٹھنڈا رہنے والے پتھر استعمال کئے گئے ہیں تاکہ دن کے اوقات میں وہاں نماز ادا کرنے،

بیٹھنے اور چلتے پھرنے والوں کو پریشانی نہ ہو۔

پانی کی ٹھنڈک اور بجلی کے انتظامات

اس جدید وسیع میں مسجد نبوی میں نمازیوں کیلئے وافر مقدار میں پانی ٹھنڈا کرنے اور روشنی کیلئے بجلی کے وسیع ترین انتظامات کئے گئے ہیں۔ ان مقاصد کیلئے مسجد نبوی سے سات کلو میٹر دور دو لاکھ ستر ہزار مربع میٹر رقبے پر مطلوبہ مشینری نصب کر کے محفوظ انتظامات کئے گئے ہیں۔ پھر زیر زمین سات کلو میٹر طویل سرنگ کے ذریعے بجلی کی تاریں اور ٹھنڈے پانی کی پائپ مسجد نبوی تک لا کر نیچے تہ خانے میں مقررہ ستوروں تک پہنچائے گئے ہیں۔ یہ سرنگ اندر سے چھ میٹر دس سینٹی میٹر چوڑی ہے اور چار میٹر دس سینٹی میٹر بلندی میں ہے۔ اس سرنگ میں نوے سینٹی میٹر گولائی پر محیط دو بڑے بڑے پائپ گزرتے ہیں۔ ایک پائپ میں ٹھنڈا پانی مسجد نبوی کی طرف آتا ہے اور دوسرے پائپ کے ذریعے مسجد نبوی کی طرف سے پانی ٹھنڈا ہونے کیلئے مرز کی طرف جاتا ہے۔ پانی کی یہ آمد و رفت چوبیس گھنٹے جاری رہتی ہے۔ اس وسیع و عریض سرنگ کے اندر اکتیس کمرے تعمیر کئے گئے ہیں جن میں حسب ضرورت اشیاء ستور کی گئی ہیں۔ تاکہ وہاں نگرانی اور دیگر امور سرانجام دینے والوں کو حصول اشیاء کیلئے دور دراز نہ جانا پڑے۔

کار پارکنگ

مسجد نبوی کے اس تہ خانے میں دو منزلہ کار پارکنگ کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ پارکنگ کیلئے مختص رقبہ 3 لاکھ نوے ہزار مربع میٹر ہے جو مسجد نبوی کے جنوبی، شمالی اور مغربی اطراف میں ہے۔ قبلے یعنی جنوب کی طرف اس کا طول 550 میٹر، اسی طرح شمال کی جانب بھی 550 میٹر اور مغرب کی طرف 350 میٹر ہے۔ اس طرح یہ پارکنگ تین کلو میٹر مربع سے صرف ایک سو میٹر کم ہے۔ یہاں بیک وقت 4200 گاڑیاں پارک کی جاسکتی ہیں۔ ان تہ خانوں میں اترنے کیلئے عام اور بجلی سے چلنے والی سیڑھیاں لگائی گئی ہیں۔ عمر رسیدہ اور معذور لوگوں کی سہولت کیلئے لفٹوں کی سہولت بھی موجود ہے۔ یہاں پر ناگہانی آتش زدگی وغیرہ سے نبرد آزما ہونے کیلئے آگ بجھانے کا خود کار سسٹم موجود ہے جو کسی حادثے کی صورت میں فوری طور پر آگ کنٹرول کر کے بجھانے اور نقصان سے بچانے میں معاون ہے۔

وضو خانے اور طہارت خانے

کارپارکنگ کی عمارتوں کے درمیان مختلف مقامات پر چار منزلہ وضو خانے اور طہارت خانے قائم کئے گئے ہیں جہاں مجموعی طور پر چھ ہزار ٹونیٹاں اور دو ہزار طہارت خانے موجود ہیں۔

بجلی کے نظام میں احتیاطی تدابیر

مسجد نبوی اور پارکنگ کی ضروریات کے مد نظر روشنی مہیا کرنے کیلئے بجلی کے متعدد مراکز ہیں۔ ان میں سے دو تو مدینہ منورہ میں بجلی سپلائی کرنے والے ادارے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر کسی وقت ان میں سے ایک نظام کسی وجہ سے معطل ہو جائے تو فوری طور پر اس کا متبادل سسٹم آن ہو کر بلا تعطل بجلی فراہم کر سکتا ہے اور اللہ نہ کرے اگر کسی بھی وجہ سے مذکورہ بالا دونوں سسٹم فیل ہو جائیں تو بطور احتیاط ایک تیسرا سسٹم بھی موجود ہے جو بلا تعطل بجلی مہیا کر سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مزید احتیاط کے طور پر مسجد نبوی کے تہہ خانوں میں سینکڑوں کی تعداد میں بیٹریاں بھی رکھی گئی ہیں کہ اگر کسی بھی وجہ سے مذکورہ بالا تینوں سسٹم کام کرنا چھوڑ دیں تو ان بیٹریوں کے ذریعے روشنی اور سپیکر کا نظام چلتا رہے۔

مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع اور وسیع حفاظتی انتظامات اپنی مثال آپ ہیں۔ یہ سب خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کی نہ صرف دین اسلام سے محبت بلکہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ غایت درجہ انس و محبت کا اظہار ہے۔ شاہ فہد سے قبل تمام سعودی فرمان رواؤں کو جلالتہ الملک (عظیم المرتبت بادشاہ) کا لقب دیا جاتا تھا۔ اس لقب میں دنیا داری کی جھلک نظر آتی تھی۔ مگر شاہ فہد بن عبدالعزیز نے اپنے لئے اس کی بجائے انتہائی عاجزانہ مگر انتہائی قابل فخر لقب ”خادم الحرمین الشریفین“ اختیار کیا کہ میں عظیم المرتبت بادشاہ کہلوانے کی بجائے حرمین شریفین کا خادم کہلوانے میں زیادہ عزت محسوس کرتا ہوں۔ شاہ فہد نے مسجد نبوی کے ساتھ ساتھ مسجد حرام کی توسیع و تزئین میں بھی خصوصی دلچسپی لی اور تمام قدیم مساجد کو جدید تعمیر پر نئے سرے سے تعمیر کرایا اور ان میں نمازیوں کیلئے تمام مطلوبہ سہولتیں مہیا کیں اور ان خدمات کیلئے سرکاری اور ذاتی خزانوں کے منہ کھول دیئے۔ شاہ فہد کی اسلامی و دینی خدمات اس قدر عظیم ہیں کہ ایک مضمون میں ان کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم حرمین شریفین کی خدمت کرنے والے تمام قدیم و جدید اور موجودہ حضرات کی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے اور ان کی میزان حسنات میں جمع فرمائے۔ آمین

مجھے راہزنوں سے غرض نہیں تیری راہبری کا سوال ہے.....

مصر کی صورتحال دینی تحریکوں کیلئے سبق آموز ہے

سازشوں کا اوویلا کرنے کے بجائے حقیقت پسندانہ تجزیہ کیا جانا چاہیے

اخوان حکومت اور اخوان قیادت اور کارکنان کی مظلومیت کا رونا رو یا جاسکتا ہے

بشرطیکہ اس کا کوئی فائدہ ہو

سوال یہ ہے کہ اخوانی قیادت اپنی حکومت کو مستحکم کیوں نہ کر سکی؟ ناکامی کو غیروں کی

سازش کے کھاتے میں ڈال دینا اپنی پاکدامنی کا اعلان ہے

اخوان کے منہج، ترجیحات اور طریقہ کار میں ایسی کمزوریاں ضرور تھیں جو اسلامی مقاصد

کے حصول میں رکاوٹ ہیں

عصر حاضر میں مستحکم اسلامی انقلاب کی مثال شیخ محمد بن عبدالوہاب کی تحریک ہے

جہاں عقیدہ توحید پر کوئی سمجھوتہ یا مداہنت نظر نہیں آتی

اخوان ہوں یا طالبان اگر وہ شیخ نجدی رحمہ اللہ تحریک کے آئینے میں اپنی ناکامیوں کا

جائزہ لیں تو درست منہج کی معرفت حاصل کر سکتے ہیں

معاشرے کو اسلامی رنگ میں رنگے بغیر اور تمام سرکاری اداروں میں نفوذ حاصل کیے

بغیر دور حاضر میں مستحکم اسلامی حکومت قائم نہیں ہو سکتی

مصر کی فوج نے معروف اسلامی تحریک الاخوان المسلمین کی جمہوریت کے راستے سے قائم کردہ

حکومت کا تختہ الٹ دیا اور رد عمل میں ہونے والے احتجاج کو بزدل طاقت کچلنے کی کوشش کی، اسی کوشش میں تین